

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۸ جولائی ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۰

گلدستۂ اخبار

کنگارو نامے سب سے پہلا موٹر جہاز ہے جو انگلستان اور آسٹریلیا کے درمیان تجارت کریگا۔

برطانیہ عظمے کے رائیل ایرو کلب نے دو ہزار بادپروازوں کو سندات عطا فرمائی ہیں جن کے روسے وہ ہوا میں پرواز کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں ء

ترکستان میں مارشل لا جاری ہوگیا ہے جس کی رو سے پچاس سال کی عمر تک کے آدمیوں کو مجبوراً فوج میں بھرتی ہونا پڑیگا۔

کرۂ زمین کے جنوبی حصّہ میں جو ستارہ سُہیل ہے وہ سورج کی بہ نسبت دو ہزار گنا زیادہ روشن ہے۔

جبل پیلا ترین آئیل انجن سٹیمز وڈنی ۱۳۰ ٹن ایسے ہیں جو لندن اور نیویارک کے درمیان اپنے تیل کے تالابوں کو از سرِ نو بھرے بغیر جن میں چھ چھ سو ٹن تیل کی سمائی ہے چکر لگا سکتے ہیں ء

فقرہ "رائیٹ مین ان دی رائیٹ پلیس" سب سے پہلے جنگ کریمیا میں استعمال ہوا اور پھر اُس وقت جب کی وزارت خالی ہوئی تو لارڈ و پامرسٹن کے تقرر پر مستعمل ہوا تھا۔

دنیا میں سب سے بڑا سٹیم ہتھوڑا وہ ہے جو وولچ کے توپخانہ کے کارخانہ میں ہے۔ یہ ہتھوڑا ایک ہزار ٹن وزنی ضرب لگا سکتا ہے۔ مگر پھر بھی بادام وغیرہ کو ایسے طور پر توڑ دیتا ہے کہ اُس کے مغز کو مطلق ضرب نہیں آتی

فقرہ "پبلک سیلتھ ان پبلک ویلتھ" سب سے پہلے بنجمن فرنکلین نے استعمال کیا تھا۔

فقرہ "ان دی ہیلتھ آف دی پیپل از دی سٹرینگتھ آف دی نیشن" سب سے پہلے گلیڈسٹون نے کہا تھا۔

گذشتہ سال جزائر فلپائن کے پانچ ہزار آدمی مسیحی ہوگئے ہیں۔ یہاں اب چالیس ہزار سے زیادہ ممبران کلیسیا ہیں۔

سراٹوگا سپرنگس واقعہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حال ہی میں ایک میتھوڈسٹ کونشن ہوئی جس میں بیس متفرق زبانیں بولنے والے ایلچی حاضر تھے۔

گذشتہ بارہ ماہ میں جسکا اختتام ۱۰ مئی میں ہوا برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی نے ۴۹۷ زبانوں میں ایک کروڑ دس لاکھ جلدیں کتاب مقدس اور اُس کے حصص کی تقسیم کیں۔

امریکن میتھوڈسٹ کلیسیاؤں کے ۴ سال گذشتہ کے اندر کل صیغوں میں ۵ اکروڑ اسّی لاکھ ڈالر خرچ گئے۔

اسی رقم میں سے صرف ۱۸ ملین ڈالر مشن اور غیر ممالک میں خرچ ہوئے باقی امریکہ امریکہ ہی میں

امرتسر میں زخمی سپاہیوں کا شاندار استقبال کیا گیا۔

تار برقیات

لنڈن ۲۴ جولائی - مارننگ پوسٹ کا پیٹروگراڈ کا رسپانڈنٹ کہتا ہے کہ طربیزند سے ارض روم تک کی دو سو میل طولانی کل پر سڑک پر روسی قابض ہیں اور ترکی فوج ارض روم کے شمال کی جانب ۲۰ میل طولانی سڑک پر ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی - برٹش کمیونیکے مظہر ہے۔ کہ پوزیئرس کے جنگ میں آسٹریلیا کی فوج نے حصہ لیا۔ محاذ جنگ کے دیگر حصص میں توپ خانہ کی مشغولیت بغایت تھی۔ پوزیئرس میں جنگ جاری ہے۔ جو اسیران جنگ آسٹریلیائی فوج نے گرفتار کئے ہیں ان کی تعداد ۶ افسروں اور ۲۰۵ دیگر عہدہ داروں تک پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی - پیرس - ایک کمیونیکے راوی ہے سوم کے شمال میں ڈوسٹریز کے گاؤں کے جنوب میں ہم نے دشمن کی ایک باڑی پر قبضہ کر لیا۔ ۲۵ جولائی سے اب تک ہم نے دریائے سوم سے پرے پرے ۲۰ سے زیادہ کلدار توپیں لے لیں۔ ہماری پیادہ پلٹن نے مقاموِنٹ کے عین مغرب میں دشمن کا ایک مورچہ لے لیا۔ اور پانچ کلدار توپیں۔ اور ۴۰ فی صدی گرفتار کر لئے۔

لنڈن ۲۴ جولائی - پیٹروگراڈ - ارزنجان کے دن شمار کئے جا رہے ہیں۔ روسی جنوب و شمال سے شہر پر برابر بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ جبکہ مشرق کی جانب اُن کی ہراول فوجیں ارزنجان سے صرف ۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی - پیٹروگراڈ - ایک کنگیہ سرکاری کاغذ ا مغربی محاذ پر خاموشی ہے۔ کوہ قاف کے محاذ پر روسیوں نے ترکیوں کے دو بالمقابل حملوں کو پسپا کرنے کے بعد ارزندوسن کے گرد نواح میں عجلیق کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا۔ جس کے مشرق میں روسیوں نے اس خطہ پر قبضہ کر لیا جو دریائے ٹور دم سے دو سو اسی تک وسیع ہے۔ رسالہ اس خطہ تک پہونچ گیا ہے جو بزتاپا اور مرٹلکے کے درمیان ہے۔

لنڈن ۲۴ جولائی - پرائز کورٹ نے بحری سرنگ بی نمبر ۱۰ کے لفٹنٹ کمانڈر اور اس کی کمپنی کو دردانیال میں غوطہ زن کے بعد ترکی جنگی جہاز مسعودیہ کے غرق کر دینے کے صلہ میں تین ہزار پونڈ انعام دیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی - ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے ان تعلقات کا بیان کیا۔ جو انڈین گورنمنٹ اور وار آفس کے درمیان میسوپٹامیہ کے بارے میں ہیں اُن سے کہا کہ موجودہ انتظام بہت ہی اطمینان بخش نہیں ہے۔ لہذا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جبکہ ہندوستان بڑے محاذ پر رہے میسوپٹامیہ میں کمانڈر انچیف کام کرتا رہیگا۔ اور یہ کمانڈر انچیف شخصی خدمات اور سامان مہیا کرنے کے کل معاملات کا ذمہ وار ہوگا۔ اور ان کے متعلق اسکو تمام ہدایات آرمی کونسل سے ملتی رہیں گی۔ یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ جو افسر رسد رسانی کے معاملات میں امداد دینگے۔ وہ ہندوستان کو بھیجے جائینگے۔ آمد و رفت کا انتظام وار آفس کے ذمہ ہوگا۔ جہاں تک دریافت ہو سکا ہے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ محاذ پر سامان کافی ہے آمد و رفت کا سلسلہ قطع ہو گیا ہے۔ دریائی سامان رسانی کا طریق بڑا دشوار تھا۔ اس کو یقین ہے کہ جس قدر سٹیمر ہندوستان میں دستیاب ہو سکتے تھے وہ سب بھیج دیئے گئے۔

سر جان جارڈین کے جواب میں سر لائیڈ جارج نے بیان کیا۔ آرمی کونسل کا ہندوستان میں کی فوجوں پر کچھ اختیار نہ ہوگا جس کا اختیار اُن فوجوں پر ہوگا جو میسوپٹامیہ میں ہیں۔ اور کل ترتیب پر اور اُن افواج کی رسد رسانی پر ہوگا۔ اس کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اُس اختیار کو قاطع اور مکمل بنانے کے لئے قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو افسر بھیجے گئے ہیں وہ وار آفس کے نمائندگان ہونگے۔ اور ہندوستان کا کمانڈر انچیف اپنے وسائل کی حدود میں میسوپٹامیہ کی فوج کے لئے ضروریات بہم پہونچانے کا اصرار رکھیگا۔ مسٹر لائڈ جارج نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ جسکو کئی ایک ممبران نے پیش کیا تھا۔ کہ ہلکی ریلویں جیسی سکندریہ میں ہیں میسوپٹامیہ میں منتقل کیجا دیں۔ اس نے اسباب پر زور دیا کہ اخبارات کے اشاعت کی مخالفت کو جو وار آفس نے کی تھی اس کی ابتدا آرمی کونسل کے فوجی ممبروں نے کی تھی +

روسی اس وقت دو سو میل طولانی اس محاذ پر قابض ہیں جو طرابزند سے ارض تک وسیع ہے۔

لودیانہ میں بارش خوب ہو رہی ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی سرفرازی

(۲)

جس خوشی کے خیال میں زمینی اور انجمانی تصور ہی پایا جاتا ہے۔ اُس کو مسیح کی صلیب نے معیوب اور مضر قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے شاگرد زمینی مسیح اور اُس مسیح کی زمینی حکومت کے تصور اور اُمید کو ترک کر دینے پر مجبور ہوئے۔ مگر مسیح اور عمیق خیال جو مسیح کی حقیقی روحانی بادشاہت کی منادی میں مرکوز اور مشحون ہے۔ وہ اُس حالت کا تصور ہے جس میں مسیحی زندگی اپنی بے روک ٹوک اور پوری کمالیت میں بسر ہو اور اُس سے حظ اُٹھایا جائے۔ جس انسان کی تمام ذاتی اور طبعی آرزوئیں بدرجۂ اتم طمانیت کو پہنچ جائیں۔ جہاں اشیاء کی بیرونی ترتیب خلاق حکومت پر منطبق ہو جائے جہاں مادہ اور روح کے درمیان باہم مصالحت ہو جائے۔ مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تاریخی اور سچی حقیقت وہ بنیاد اور چٹان ہے جہاں ہماری اُمید کا لنگر اس بحر ذخار عالم میں مستحکم طور پر جا ٹکتا ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر یہ حقیقت ہماری اُن تمام اُمیدوں کا تکملہ ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے تفکرات و تردوات و آلام و عذابات کے بعد جو مسیح کی ہو گئے کے سبب سے انسان پر وارد ہوتے ہیں۔ ازلی و ابدی کمال کی زندگی کی بابت انجیل سے ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہاں یہ وہ جلال کی حالت ہے جس کو زندہ مسیح اپنے لوگوں کے لئے تیار کیا ہے۔ اس حالت میں خدا اپنے بندوں کی آنکھوں سے وہ سب آنسو پونچھ ڈالیگا جو اُن زندگی کے بالا مصائب کے سبب سے بہ رہے تھے۔ اور جہاں پھر کبھی موت نہ ہوگی۔ نہ غم اور نہ نالہ۔ نہ دُکھ اور نہ رنج ہوگا۔ جہاں پورے طور پر یہ بات پوری ہو جائیگی کہ "پھر میں نے تخت میں سے کسی کی بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے۔ اور وہ اُن کے ساتھ خیمہ کریگا۔ اور وہ اُس کے لوگ ہونگے۔ اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہیگا اور اُن کا خدا ہوگا۔ اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیگا۔ اس کے بعد موت نہیں رہیگی۔ اور نہ ماتم رہیگا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد پہلی چیزیں جاتی رہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے کہا کہ دیکھ میں ساری چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں" (مکاشفہ ۲۱: ۳ سے ۵) لیکن جب ہم مُردوں میں سے جی اُٹھے ہوئے مسیح میں آنے والے جلال اور مبارکحالی کا مصنع دیکھتے ہیں تو ہم اس امر سے اغماض نہیں کر سکتے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے اندر عین اُس کی پست حالی ہی میں مبارک حالی کے ذاتی خواص موجود ہیں یعنی وہ اطمینان قلبی اور مسرت دلی جو آنے والی فتحمندی اور باپ کیساتھ غیر منقطع اور غیر متزلزل رفاقت اور شراکت کے وقوف اور احساس سے بالکل غیر منفک اور پیوستہ ہیں

مسیح کے نمونہ کی بابت جو تعلیم بائبل میں ہے اگر ہم اُس پر ایک نظر عمیق اور فکر رنگیک سے غور کریں تو اُس کے اندر تین خاص مرحلے پائے جائینگے۔ یعنی طبعی مرحلہ۔ اخلاقی مرحلہ اور مرحلہ شوکت و سطوت۔ اس موخر الذکر مرحلہ سے وہ ساری باتیں تعلق رکھتی ہیں جو ظفریابی اور سلطنت کے تصور سے وابستہ ہیں اور اسی قبیل سے مسیح کے معجزات ہیں جو دنیا کے آنے والے جلال اور عظمت پر دال ہیں جس طرح سے سرفرازی منکشف ہے۔ پست حالی سے اسی طرح جلال کے نمونہ کا انکشاف ہے۔ اخلاقی نمونہ سے۔ اس وجہ سے بھی مسیحی ایماندار لوگ اُس کی جلال والی صورت کے ہمشکل اور شبیہ بنجائینگے۔ کیونکہ اُنہوں نے مسیح کی پیروی اور تقلید کی ہے۔ جو یہاں تک فروتن ہو گیا تھا کہ مخدوم کا درجہ چھوڑ کر خادم بن گیا تھا مسیح کے اس اخلاقی نمونہ کی بنیاد وہ ذاتی اور اندرونی کمال ہے جو وہ اپنی طبعی اور ذاتی نسبت تعلق کے سبب سے اپنے اندر رکھتا تھا جو اُس کو خدا اور انسان کے ساتھ حاصل تھا۔

جسمانی اور روحانی جنگ

بیسویں صدی کی تاریخ میں یہی نظر آیا ہے۔ اس صدی کے بہت سے خاص واقعات میں سے موجودہ یورپی جنگ ایک بے نظیر خیال ہے جس کی نظیر تاریخ میں معدوم ہے۔ لیکن اس جنگ کے ساتھ ساتھ روحانی جنگ بھی اپنی غیر معمولی صعوبت اور سرعت میں یورپی جنگ سے کچھ کم نہیں۔ چین میں بشارتی ہم نے اپنا پورا کام اور افرپید کیا ہے۔ شیطانی بیشمار قلعے اور شہر فتح ہو چکے ہیں۔ لاکھوں جانیں مسیح کی مطیع اور فرمانبردار ہو چکی ہیں۔ شیرووڈ ایڈی صاحب کے بیان کے مطابق وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ہندوستان کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ جہاں ایک ہی ہفتہ کی انجیل بشارت

سے ہزاروں آدمی تبدیل ہو گئے۔ ان کی روحانی حالت میں بڑی بھاری تبدیلی ہو گئی۔ جیسا کہ گذشتہ ماہ کے نور افشاں کے کالموں سے اس امر کی بڑی شرح و بسط سے توضیح کر دی گئی ہے۔ جنوبی ہند اور چین کے اس نیک اور موثر نمونہ نے پنجاب کے ہندوستانی مسیحیوں اور کلیسیاؤں کے اندر بھی سرگرمی اور کام کی نئی روح پھونک دی ہے۔ پنجاب کی پریسبٹیرین کلیسیا خصوصیت کے ساتھ اس بشارتی مہم میں منہمک اور کوشاں ہے۔ کام ہر پہلو سے حوصلہ افزا اور پر توقع ہے۔ خدا کی روح دلوں میں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آہی سامان محاربہ کثرت سے تیار اور استعمال ہو رہے ہیں۔ انجیل ہر قوم اور ہر زبان میں شائع ہو رہی ہے۔ لوگ انجیل سے زیادہ واقف اور متاثر ہو رہے ہیں۔ شرارت دنیا میں زوروں پر ہے۔ مگر خدا کا کلام بھی ایسی قوت سے اپنا کام کر رہا ہے اور شرارت محکم مکانوں اور مورچوں پر ایسا اثر کر رہا ہے کہ اس کے سامنے سب سرنگوں ہوتے جاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ روحانی سامان جنگ کی مانگ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ بائبل سوسائٹی جو کلیسیا کا خاص اسلحہ خانہ ہے اسلحہ سازی میں ایسی مشغول اور سرگرم کار ہے کہ شاید قبل ازیں کبھی نہ ہوئی تھی۔ جب سے یورپ کا ہیبت ناک اور برباد کن جنگ شروع ہوا ہے تب سے بائبل سوسائٹی نے بھی اپنا کام بالکل غیر معمولی جوش اور عجلت کے ساتھ کیا ہے۔ اس وقت سے لیکر آج تک اس سوسائٹی نے ہر چھ ہفتوں کے عرصہ میں ایک نئی زبان میں انجیل ترجمہ کر کے شائع کی ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں بائبل اور اس کے حصے نہ صرف دیگر مقامات میں بلکہ خود میدان جنگ میں تقسیم اور فروخت کر دیئے ہیں۔

بائبل کو جن کلیسیاؤں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ ان کی روحانی زندگی نہایت محفوظ اور قوی اور موثر ہے۔ جن کلیسیاؤں کی حالت خاطر خواہ نہیں۔ ان کی نسبت یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں کہ انہوں نے بائبل کو اپنا مرجع اور حرز جاں نہیں بنایا۔ وہ جو آسمانی دولت کی چابی ہے۔ وہ ان کے پاس نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو اس قفل میں انہیں لگانا نہیں آتا اسی لئے وہ ان برکات سے محروم رہتی ہیں۔ جن کلیسیا یا خاندان میں زندگی ہے وہاں (۱) بائبل کا مطالعہ اور دعا روز بروز ہوتا رہتا ہے۔ (۲) میل و محبت اور باہمی ربط و ضبط زور کے ساتھ معرض ظہور میں ہوتا ہے (۳) انجیل کی منادی علاوہ مشنری کام کے خود کلیسیا ہی کی طرف سے عمدہ طور پر ہوا کرتی ہے۔ (۴) ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھتا ہے

بشارتی مہم کے موجودہ کام سے بڑی دلیری اور حوصلہ ملتا ہے۔ ایمان بتاتا ہے کہ سیاہ بادل کے پیچھے بارش اور بجلی بھی موجود ہے۔ ایمان امید اور محبت کی دنیا کو آج ایسی سخت ضرورت ہے جیسی قبل از شاید کبھی بھی ضرورت نہیں پڑی۔ جن لوگوں نے یہ فضائل سہ گانہ خداوند مسیح میں حاصل کرتے ہیں۔ انہیں بڑے خوش اور خاطر جمع اور دلیر ہونا چاہئے۔ اور خداوند کے وعدہ پر کبھی شک نہ لانا چاہئے۔ جس نے وعدہ کیا ہے کہ دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

انگلستان میں انگریز لوگ کس طرح کے مسلمان بن رہے ہیں

اسلامی اخبارات میں اکثر اسباب پر فخر کیا جاتا ہے۔ کہ انگلستان میں ہم انگریزوں کو دھڑا دھڑ مسلمان بنا رہے ہیں۔ ووکنگ میں ایک مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ وہاں پہلے تو خواجہ کمال الدین بی۔ اے پرچار کرنے گئے تھے۔ اور اب مولوی صدرالدین انگریزوں کو مسلمان کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ مرزائیوں کی جانب سے اور بھی ایک دو کا اسلامی مشنری وہاں بھیجے گئے اور انہوں نے بھی اس کام میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ انگریز کیسے مسلمان ہیں؟ اس سوال کے جواب میں ہم اپنے آریہ بھائی ہمعصر آریہ گزٹ لاہور سے وہ بیان نقل کرتے ہیں جو اس نے قادیانی اخبار الفضل سے نقل کئے ہیں۔ اس میں چودھری فتح محمد صاحب کا بیان یوں مرقوم ہے۔

ایک انگریز نو مسلم سے میری گفتگو ہوئی

یہ انگریز کئی ماہ تک خواجہ صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کے زیر تربیت رہ چکا ہے اور ووکنگ میں کئی لوگ اس انگریز کے ذریعہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اثنائے گفتگو میں اس نے کہا کہ قرآن شریف کی بہت سی باتوں پر مجھے یقین نہیں۔ اور اگر اسلام کا اقرار کرنے سے پہلے مجھ کو قرآن پڑھنے کا موقع ملتا تو میں مسلمان نہ ہوتا۔"

"ایک دوسرے انگریز مسلمان نے تقریر کرتے ہوئے ڈیڑھ سو مسلمانوں کی حاضری میں کہا کہ ہم مانتے ہیں کہ قرآن شریف میں شراب منع ہے لیکن اگر نبی محمد اس وقت موجود ہوتے تو ضرور شراب کے استعمال کی اجازت دیتے۔ اس لئے میں تو پی ہی لیا کرتا ہوں"۔ اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے اتنا ہی درج کرنا کافی سمجھا

گیا ہے۔ اور اس پر سوائے یہ کہنے کے زیادہ حاشیہ چڑہانے کی ضرورت نہیں۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا انگریز کے مسلمان ہوجانے کی نسبت آسان تر ہے۔ انگریز مسیحی مذہب کو چھوڑ کر دہریہ تو ضرور ہوجائے گا جیسا واقعات ہمیں بتا رہے ہیں۔ مگر مسلمان ہونا ناممکن ہے۔ مسیحی مذہب ایسی شے ہے۔ کہ اس سے چھوڑ کر بہتر کوئی اور چیز انسان کو اطمینان قلبی دے نہیں سکتی۔ مسیحی آدمی خداوند کے فرمان اور کلیہ قاعدہ کے مطابق دنیا کا نمک ہے۔

"مسیحی سنیاسی مشن" صیغہ مراسلات میں آج ہم ایک عجیب اور غیر معمولی اور ایسا مضمون چھاپتے ہیں جس سے شاید بہت کم لوگ واقف ہونگے۔ اس کا عنوان ہی **مسیحی سنیاسی مشن** ہے۔ اور اچھاپور کے سوامی نرجھیا تدھی بھارتی کے معنی خیز اور مسیح کی محبت اور جوش سے آمیز ہے۔ دل اور قلم کا نتیجہ ہے۔ جو سب دلچسپ اس سے مترشح ہوتا ہے۔ اور جو مختصر سے تاریخی حالات چند الفاظ میں نظر آتے ہیں اور جو طریق اس مشن کا دکھائی دیتا ہے۔ وہ اس منشاء اور خواہش کو پورا کرتا ہوا معلوم ہوتا پڑتا ہے۔ جو مشنری صاحبان اپنے اندر رکھتے اور ایک حد تک بعض اصحاب اس کا عملی ثبوت بھی کسی قدر دیتے رہتے ہیں۔ یعنی کہ ہندوستان میں مسیح ہندوستانیوں کے سامنے ہندوستانی طریق اور صورت میں پیش کرنا چاہیے۔ مسیح کو پیش کرنے کا مغربی طریق اور ڈھنگ ہندوستان کے موزوں اور مفید نہیں ہے۔ مضمون مشارالیہ سے ظاہر ہے کہ اس مشن کے مشنری صاحبان نے جو اصطلاحات رکھی ہوئی ہیں۔ اور جن کو وہ اپنی روزمرہ کے بولچال اور اپنی مشن کے مشن کو پورا کرنے میں استعمال کرتے ہیں وہ مسیحی جوہر اور ہندی عرض سے محروص ہیں۔ یا بعبارت دیگر مسیح ہندوی لباس سے ملبس اور ہندوی زیورات سے مزین ہے۔ اور مغربی مسیح کی بہ نسبت یہ مشرقی مسیح نہایت دلکش اور بنہایت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اور اس مشن سے زیادہ شغف اور انس ہوگا۔ اور ناظرین کو اس سے زیادہ استفادہ اور افادہ کی توقع ہے۔ اگر ہمارے دیندار اور عالم جیسا کہ مضمون سے مبرہن ہے۔ اور مسیحی محبت سے بھرے ہوئے۔ سوامی نرجھیا تدھی بھارتی اپنی مشن کے مزید حالات سے پبلک کو آگاہ کریں۔ اور اپنے سدھانتوں سے مسیحی عوام و خواص کو واقف کریں۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند اس مشن کو دن دونی اور رات چوگنی برکت اور کامیابی اور مسرت عطا فرمائے۔ اور اپنے نام کو جلال بخشے۔

برق کا اثر دودھ پر کثرت حرارت کی وجہ سے دودھ جم بھی جاتا ہے۔ اور کھٹا ہو جاتا ہے۔ مگر تجربہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ بعض اوقات برق کے اثر سے بھی دودھ جم جاتا ہے۔ کیونکہ اُس کا اثر ہوا پر ہوتا ہے۔ اور ہوا کا اثر دودھ پر ہوتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ہوا دو گاسوں آکسیجن اور نائٹروجن سے مرکب ہوتی ہے۔ جو آپس میں متحد نہیں بلکہ آمیز ہو جاتی ہے۔ مگر برق ان گاسوں کو ہوا میں متحد کر دیتی ہے اور اس اتحاد سے نائٹرک ایسڈ پیدا ہوتا ہے۔ اس نائٹرک ایسڈ کا جز ہوا میں ہوتی ہے۔ کچھ حصہ دودھ میں مل جاتا ہے۔ اور یوں دودھ جم جاتا یا کھٹا ہو جاتا ہے۔

یہاں سائنٹیفک نقطۂ خیال سے

آمیز ہونے اور ملنے کے درمیان فرق بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ جب دو متفرق سالمات ایسے طور پر اکٹھے کئے جائیں۔ کہ اُن میں سے ہر ایک کا خاصہ بدل کر دوسرا خاصہ بن جائے۔ اور اس سے ایک متفرق اثر پیدا ہو تو اسے آمیزش کہتے ہیں۔ مثلاً چونا اور پانی جب ایک دوسرے کے ساتھ آمیز ہوتے ہیں تو ہر دو کی اپنی خاصیت زائل ہو کر تیسری خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر برعکس کے ملنا یا متحد ہونا دو چیزوں کا اُس وقت کہا جاتا ہے۔ جبکہ وہ دونوں آپس میں مل تو جاتی ہیں۔ مگر اُن میں سے ہر ایک میں کسی قسم کی کیمیائی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جیسے اگر ایک بوتل میں مختلف الالوان ریت ڈال کر ملا دی جائے۔ پہلے عمل سے ایک مرکب بنتا ہے۔ مگر دوسری ترکیب سے مرکب پیدا نہیں ہوتا۔ بس پہلے ہی عمل کے ذریعہ ہوا کے آکسیجن اور نائٹروجن گاسوں کو حالات اکو برق ریجلی آمیز اور مخلوط کر دیتی ہے۔ اور نتیجہ اس آمیزش کا یہ ہوتا ہے کہ پھر ہوا نہیں رہتی بلکہ نائٹرک ایسڈ اور چار اور قسم کی نائٹروجنس زہریں بن جاتی ہیں۔

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کرتے رہو

مسیح کی خوشبو

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب پولوس رسول یہ خط لکھ رہا تھا اور اس مقام پر پہنچا تو اُس کے سامنے رومی فتحمندی کا نقشہ بجلی کی طرح پھر گیا اور اس کے قلم حقیقت رقم سے خود نکل پڑا کہ ہم خدا کے نزدیک نجات پانے والوں اور ہلاک ہونے والوں دونوں کے لئے مسیح کی خوشبو ہیں۔ بعض کے واسطے تو مرنے کے لئے موت کی بو اور بعض کے واسطے جینے کے لئے زندگی کی بو ہیں۔ رومی فتحمندی کے جلوس کے وقت جو خوشبو کے لئے سامگری جلائی جاتی تھی۔ وہ اُن کیلئے جو اس کو سونگھتے تھے عمر کی درازی یا جلد تر آنے والی موت کی علامت تھی۔ جو لوگ اس تماشگاہ میں مظفر و منصور شخص کی ظفریابی میں اشتراک رکھتے تھے۔ ان کے لئے اُس بخور کی خوشبو اُس آنے والی دولت اور عزت کی خبر پہنچاتی تھی جو شہر کی جانب سے فتحمند کے لئے قسمت ہو چکی تھی۔ مگر قیدیوں اور اسیروں کے لئے آنے والی موت کا ہرکارہ اور پیامبر تھی۔ کیونکہ وہ ننگی تلواروں اور چمکدار ہتھیاروں کے جلوس میں سے بڑی عجلت کے ساتھ مقتل میں بھیجے جاتے تھے تاکہ ان کو وہاں ٹھنڈے دل سے قتل کیا جائے یا اُن کو زندان خانہ کے اسفل میں سر کے بل پھینک دیا جائے یہی صورت مسیحی انجیلی جنگ کی ہے۔ جو لوگ بڑی رغبت اور تشکر اور امتنان کے ساتھ انجیل کو قبول کر لیتے ہیں۔ اُن کے لئے انجیل اور انجیل کے سنانے والے زیادہ مسرت آمیز جلالت خیز بجانہ اور نمونہ ہیں۔ مگر جو لوگ انجیل کو رد کر دیتے ہیں۔ اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور سردار تسلیم نہیں کرتے اُن کے لئے وہ ہمیشہ کے عذاب کا فتوٰے اور سزا کی مہر ہیں۔ "جو اس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا جو اس پر ایمان نہیں لاتا۔ اُس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔"

مسیح اور موت

مسیح کے ساتھ تعلق رکھنا ہمیشہ موت کا باعث ہے۔

غیر تائب فریسیوں اور صدوقیوں اور یہودیوں پر مسیح کے سبب سے موت آئی اور آتی ہے۔ پطرس رسول فرماتا ہے کہ تم ایمان لانے والوں کے لئے تو وہ قیمتی ہے۔ مگر ایمان نہ لانے والوں کے لئے جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ اور ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان ہوا۔ (۱ پطرس ۲: ۷ و ۸) مگر مسیحی جو سچے دل سے ایمان لاتا ہے۔ وہ مرتا ہے مگر جینے کے لئے۔" یہ بات سچ ہے کہ جب ہم اُس کے ساتھ مر گئے تو اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔ (۲ تمتھیس ۲: ۱۱) جو شخص انجیل کے پیغام کو سنتا ہے لیکن قبول نہیں کرتا۔ وہ موت کے لئے مقرر ہوتا ہے اور مردوں میں سے جی اُٹھے مسیح کی خوبی اور قدر و منزلت کو نہیں پہنچتا۔ خداوند مسیح کے زمانہ میں یہودی مذہب نہایت ردی حالت میں تھا۔ خداوند کا کلام اُن کے کانوں پر ایک مہلک زہر اور آہنی سونٹا تھا۔ خداوند کا فرمودہ ہے "جو کلام میں نے کیا ہے۔ آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائیگا اور کہ جو کام میں اپنے باپ کے نام کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں" لیکن پھر بھی مسیحی کلیسیا میں جو روحانی اسرائیل ہے (۱ پطرس ۲: ۹) یہودی مذہب از سر نو زندہ ہوتا ہے۔ اور اپنی اصل روحانی صورت اختیار کرتا ہے۔ جس کا تکملہ مسیحی مذہب ہے۔ ہندو اور محمدی مذاہب جوں جوں مسیحی تعلیم اور زندگی کے ساتھ مس کرتے جاتے ہیں توں توں اُن کے وہ اصول اور تعلیمات برباد ہوتے جاتے ہیں جو مسیحیت سے خلاف اور اخلاق سے بعید ہیں لیکن پھر بھی ان میں قدرت اور نیکی کے ایسے عناصر بھی موجود ہیں جو مسیحی اصولات اور تعلیمات کے موید اور شاہد ہیں۔ اور اپنے اندر وہ گواہی رکھتے ہیں جنکے رُو سے ہندو اور محمدی مسیح کی طرف رجوع کر اور اُس پر ایمان لا سکتے ہیں لیکن برعکس حالت میں وہی شہادت آخری دن اُن پر ثبوت دینگے اور اُنہیں مجرم ٹھہرائینگے۔

ملتان میں خراب گھی کی فروختگی

ہمعصر ٹریبیون کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ملتان میں ان دنوں آمیزش والا گھی کی فروختگی کھلے بندوں ہو رہی ہے۔ اور زیادہ تر اس میں ولایتی تیل کی ملاوٹ صاف نظر آتی ہے۔ چنانچہ جوں ہی کہ گھی کو کھانے پینے میں استعمال کیا جاتا ہے وہ گلے کو پکڑ لیتا ہے۔ اور کھانسی کو پیدا کر دیتا ہے۔ یہ گھی صحت کے لئے سراسر نقصان دہ ہے۔ اس لئے شہر کے میونسپل کمشنروں اور صاحب سول سرجن کو اس بارہ میں پوری توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

پنسلوینیا کے کیمن ہسپتال میں عمل جراحی کے ہمراہ موسیقی بھی ہوتی ہے۔



مراسلہ

مسیحی سنیاسی مشن

جے ناصری ناتھ کی۔

ہمارے عنوان اور پرنام کو دیکھنے کے ساتھ ہی کرسچن ورلڈ اور غیر اقوام کے درمیان ایک دھچکا چوندھ پڑ جائے گی۔ ٹھہریئے ابھی ابر چھٹنے کیساتھ ہی سب کچھ روشن ہو جاتا ہے۔

دھوبندا

آج قریب دو ہزار برس کے ہوتے ہیں۔ کہ ایشیا، ویپ پاسٹین کھنڈ میں اُس زنجن ناتھی سچدانند کا اوتار ایک مہان یوگی کی صورت میں پرگھٹ ہوا جس نے اپنی پوتر لیلا اور اصلی ویدانت کی شکھشا کا فوٹو جگت کے اوپر کھینچ دیا۔ اپنے مہان یوگ تیاگ کے ورودھی دھنلس لوگوں میں خیر و فکر ہو گیا۔ اہنکاری لوگوں کے اہنکار کو چکنا چور کر دیا۔ کون ایسی اُتم شکھشا دے سکتا ہے۔ کہ جو تمہارے دہنے گال پر مارے اُس کی طرف بایاں پھیر دو۔ نہ اتنے ہی پر اکتفا کیا۔ بلکہ اپنے پران کو کل جگت کے ہیت بلدان کر دیا۔ اور سمادھی استھل سے ہر تیجے دن (قبر کے بند کو توڑ کے) بالفعل سدھ کر دکھایا۔ کہ ستیہ سنیاسی یوگی اسی کو کہتے ہیں۔ دھن دھن!! دھن!!! ناصری ناتھ اپنے اپنے چیلوں کی کفنی اور انچلا کو نہ گیروا رنگ سے رنگنا بتایا بلکہ اپنے کلوری پربت اور اپنے ہی رنگ میں رنگ دیا۔ بے کنٹھ (عرش معلٰے) یاترا کے سمے اپنے بارہ چیلوں کو دیدہ (حکم) آگیا دی کہ سارے سنسار میں جا کر پرچار کرو۔ جس حقیقی ویدانت کی شکھشا تم کو دی گئی ہے اور جو کوئی پاپوں سے پچھتاوا کرے۔ اُس کا جل سنسکار (بپتسمہ) کر کے منڈلی میں شریک کرو۔ مہاراج کے شش (چیلا) سوامی تھامسانند (سینٹ ٹامس) اس بھارت ورش میں پدھارے۔ اُس سمے کی تخم ریزی کی فصل اب تیار کھڑی ہے۔ ہمالیہ سے کنیا کماری تک اور بنگالہ کی کھاڑی سے رتناگر ساگر (بحر عرب) تک مسیحی سنیاسیوں کا کام بڑی آب و تاب سے چل رہا ہے۔ اس میں وہ اعلٰے درجہ اور مراتب کے تعلیم یافتہ سوامی لوگ شامل ہیں جن کے پوتر جیون اور سیلف سیکریفایز کے نمونے سے لاکھوں بندگان نیولالف کو پراپت ہو چکے ہیں اور آئندہ ہونگے۔ حضرات! یہ سب خواب اور نئی مئے کے نشہ کی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ ستیہ اور برحق ہیں۔

ایک بات یہاں بتا دینا ضروری ہے کہ اکثر آپ نے جہلا سادھوؤں کے دل (جماعت) کو دیکھا ہے۔ یاد رہے کہ اَوودھوت ناگا یہ ملری ڈھنگ کے ہوتے ہیں جو شب و روز گانجا، چرس، بھنگ پیتے متوالے ہو کے گشت لگاتے ہیں۔ مگر جن کو سوامی لوگ کہتے ہیں وہ درویش ہیں جن کے علوم اور ریاضت کو عوام الناس پہچان نہیں سکتے ہیں۔ یہ لوگ اعلٰے خاندان سے ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ ایسے لوگ ہیں۔ جن کی تعلیم اہل ہنود کے ویدوں کی پائی جاتی ہے۔ کوئی سوامی دیانند سرسوتی کے ریفارمیشن سے مطابقت کھاتے ہیں۔ مگر ایک کثیر شمار ہمارے مہان جگت گورو ناصری ناتھ کا پیروکار ہے۔ ہم لوگ انجیل مقدس کو پڑھتے ہیں اور اُس کی کتھا اپنے مٹھوں میں اپنے ڈھنگ پر سناتے ہیں۔ ہمارے مٹھوں (عبادت خانوں) میں بتوں کا نام و نشان نہیں پایا جاتا ہے۔ ہمارے لوگوں میں مسیحی اخبارات کتب اور ٹریکٹس مختلف ذرائع سے پہنچتے ہیں۔ ان میں سے عمدہ عمدہ باتیں اس طرز بیان سے سناتے ہیں۔ کہ مغربی بو چھنکنے تک نہیں پاتی۔ ہم لوگ ناصری ناتھ کے وید مقدس کا کسی اپنے آرڈنری ممبر کو درشن کراتے ہیں۔ تو کم از کم سوا سو روپیہ لیتے ہیں۔ جب کسی کا جل سنسکار (بپتسمہ) کرتے ہیں تو اُس سے بڑی بڑی رقم لیجاتی ہے۔ جس دن ستیہ اوتار کا جنم (روز عشاء ربانی) ہوتی ہے۔ اُس روز لوگ دل کھول کے روپیہ خرچ کرتے ہیں ہم جانتے ہیں سیمنری (مدرسہ علم الٰہی) کے تعلیم یافتہ لوگ چونک اُٹھینگے کہ مسیحی سنیاسیوں میں بدعت جاری ہے۔ نہیں حضور ہم لوگ سیمنری کتب اور چرچ ہسٹری کے کیڑے ہو رہے ہیں۔ یوں تو "سالویشن آرمی" "سوسائٹی آف فرینڈس" پر طرح طرح کے فتوے لگا دیئے جاتے ہیں۔ ہماری کیا شان؟

ہم لوگ "ایشیاٹک کرائسٹ" کے مقلدین ہیں۔ ہمارے درمیان فارن مشنریوں کے طریق پر انجیل مقدس کی بشارت نہیں دیجاتی ہے۔ اور نہ ہمارے یہاں بھاڑے کے گھوڑے (تنخواہ پانے والے پریچرس) ہیں۔ پیارے بنگہ وولا سے بھائی گو آپ کی تحقیر نہیں کرنا منظور ہے۔ آپ کا طریق بشارت آپ کے لئے بہتر ہے۔ بخشش دیجئے اور ہمارے کام کے لئے دعا کیجئے۔ اور ہم آپ کے لئے۔ ہمارے مشن کے ایک بزرگ شنکر اچاریہ ہندو دنیا کے پوپ ہیں۔ جن کو اہل ہنود بھگوان شنکر اچاریہ جگت گورو کر کے مانتے ہیں۔ شجرے کے مسیحی سنیاسی

ہیں جن کو ہمارے یہاں بشپ کے پادری ہیں۔ ہم لوگ آپ دیسی و ولایتی لوگوں سے گاہ و بیگاہ ملتے ہیں مگر بچھڑ گئے ہوئے رہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ مشنریوں کے خلط ملط سے ہمارے کام میں ٹھوکر نہ لگے۔ ہاں ایک دن آنے والا ہے بلکہ آپہنچا ہے کہ ہر شاخ و شجر سے ناصری ناتھ کی جے! جے!!! کی صدا گونج اٹھیگی۔ اور ایک گلہ اور ایک گڈریا ہوگا۔ آمین۔

اکثر فارن مشنری لوگ ہم لوگوں سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کو اور آپ کے مشن کے کام کو کوئی ولایتی صاحب جانتے ہیں۔ ایسے خطوط کو بوسہ دے کے رکھ دیتے۔ اور عام خاموشی نوش کر بیٹھتے۔ ہم کو اور ہمارے مشن کے کام کو ناصری ناتھ جانتے ہیں وہ دن نزدیک ہے کہ آپ اور ہم اکٹھے کھلائیں گے۔ آپ لوگوں کے کام کو دیکھ کر ہم لوگوں کو خوشی ہوتی ہے۔

ہم لوگوں کا دستور نہیں کہ اپنے مخفی رازوں کو اخبارات میں شہرت دیں۔ ہمارے مشن کے ایک بزرگ ہادی دین نے کسی مشنری اخبار میں کچھ امداد کے لئے اشتہار دے رکھا ہے۔ جس کے کاٹ دینے کا آرڈر عنقریب ہماری کانفرنس دینے والی ہے۔ اس وقت راقم کے سامنے "اخبار نور افشاں" مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۱۶ء موجود ہے۔ جس میں ایک مسیحی آزاد خداپرست تارک الدنیا درویش بھائی **سندر سنگھ** کا چھپتا ہوا آرٹیکل ہے کمالات کی باتیں کر رہا ہے جن یہی یوگی کا بھائی صاحب موصوف نے ذکر کیا ہے وہ واقعی ہمارے مشن کے **مہارشی صاحب** کمال ہیں۔ جو ایک عرصہ دراز سے برفستان ہمالیہ میں کل جگت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ بزرگ کے حالات پڑھ کے مجبور ہو کے کچھ چند سطور آپ کے پیش قیمت اخبار کو لکھیں۔ نہیں معلوم کہ ہمارے مشن کا ہمارے اور کیا کوپ ہوگا کے وہی **ناصری ناتھ** کا آسرا ہے۔

ایک بار بولو جگت گورو **ناصری ناتھ** کی جے! جے!! جے!!!

راقم۔ سوامی زمبیانند بھارتی۔ اچھپا پدم۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں

تسلیم۔ برائے نوازش اپنے اخبار گوہر بار اخبار نور افشاں میں ذیل کی نقل چٹھیات درج فرما کر بندہ کو اپنا ممنون و مشکور فرمائیگا۔ اور جو بندہ نے ان سے اپنے اور اپنے بزرگ ناظرین نور افشاں کے واسطے اور تمام مسیحی برادران کے واسطے نمونہ معلوم کیا ہے وہ بھی درج فرمائیگا۔

نقل خط

رامپور۔ یکم جولائی ۱۹۱۶ء

برخوردار نور چشم راحت جان علو لعمرہ۔

فتح۔ بعد دعائے عمر درازی کے معلوم ہو کہ یہاں پر سب طرح سے خیریت ہے۔ اُمید ہے کہ تم بھی بخیریت ہوگے۔ احوال آنکہ ....

....

جو میں نے وسوندھی ورزی کی معرفت کہلا بھیجا تھا۔ اُس کا جواب تم نے کچھ نہیں دیا۔ ....

اب میں تمہارا خیال دریافت نہیں کرتا۔ بلکہ حکم ہے کہ جلد شادی کرو۔

....

کیا عیسائی دھرم یہی سکھاتا ہے کہ والدین کا حکم نہ مانو کیا شادی کر کے تم اپنے **گرو مسیح** کی سیوا نہیں کر سکتے؟ ....

..... ذرا تو خیال کرو۔ جائیداد کو کون سنبھالیگا کیا خاندان کا نام مٹا دوگے؟ اگر تم منگنی کرو تو ساری رقم .... نوٹ جس کا ماہواری سود قریباً ۳۰۰ روپیہ ہے۔ تمہارے سپرد کرونگا۔ ورنہ جو تمہارے نام پر ہے اُس کی بھی اُمید نہ رکھنا۔

....

تمہارا پیارا باپ۔ شیر سنگھ۔

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہو کہ نقل شدہ خط سوامی سندر سنگھ کے والد بزرگوار کا ہے۔ جس کا تھوڑا سا اقتباس یہاں کیا گیا ہے۔ اور خط سوامی جی کو یہاں کوٹ گڑھ موصول ہوا۔ جس کو کہ بندہ اُن کی رضامندی سے اخبار نور افشاں میں اشاعت کے واسطے بھیجتا ہے۔ تاکہ بزرگ ناظرین کو سوامی جی کے جواب سے پتہ لگ جاوے کہ خادم موصوف کس قدر خداوند کی خدمت کے واسطے خود انکار ہیں۔ اور اُس کے واسطے کیا کچھ چھوڑ رہے ہیں۔ کیونکہ اُن کو **خداوند** کا وہ سوال کہ میں نے آسمان اور تخت کو چھوڑا تو میرے واسطے کیا چھوڑتا ہے۔ یاد آتا ہے۔ نہ صرف ایک منٹ کے واسطے نہ صرف گرجا میں ہی جیسے کہ بہت سارے مسیحیوں کا حال ہے کہ جب کوئی اچھا مؤثر وعظ سنا اور تہیں قائل ہو جاتے اور ارادہ بھی باندھتے۔ مگر اس آسمانی بلاہٹ کو گرجا گھر کی بنچوں پر ہی چھوڑ آتے ہیں۔ اور پھر دنیاداری میں پھنس جاتے ہیں مگر اس مسیحی جوان نے اپنے خط سے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ہر وقت بلکہ وقت بے وقت اپنے آپ کو عملی طور پر خداوند پر نثار کر رہے ہیں۔ جو صاحبان ان سے واقف ہیں۔ اور جنہوں نے اُن کو دیکھا

ہے وہ ظاہر ہیں کہ وہ واقعی سچے مسیحی ہیں۔ اور قابلِ نمونہ ہیں۔ ذیل میں اُن کے خط کی نقل ہے ملاحظہ فرمائیے۔

کوٹ گڑھ ۵ جولائی ۱۹۱۶ء

میرے پیارے معظم و مکرم والد صاحب

آداب۔ آپ کا پُر محبت خط ملا جس کے لئے نہایت مشکور ہوں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ میں ہر طرح سے آپ کا فرمانبردار ہوں۔ اور جو خدمت آپ فرمائیں بدل وجاں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں شادی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ علاوہ آپ کے میرا آسمانی باپ بھی ہے جس کی اگر وصن نہ ہو تو تن من سے خدمت کرنا میرا فرض بلکہ زندگی کا مقصد ہے۔ اور اگر میں شادی کروں تو اس خدمت کو جو میرے سپرد ہوئی انجام نہیں دے سکونگا۔ اور حق یہ ہے کہ میرے دل میں شادی وغیرہ کی خواہش ہی نہیں۔ رہا یہ کہ روپیہ وجائیداد یا امداد بند کر دینگے۔ جب میں مسیحی ہوا تو کیا یہ اُمید تھی کہ جائیداد اور روپیہ مجھے ملیگا۔ اگر مجھے اس کا لالچ ہوتا تو میں چھوڑتا ہی کیوں۔ آپ نے جب امداد بند کر دی تھی یہ بھی آپ کی مہربانی تھی۔ اور جب شروع کر دی تھی یہ بھی آپ کی بڑی عنایت ہوئی۔ اور اب جو بند کر دینگے۔ یہ بھی آپ کی عین شفقت ہوگی۔ آپ بزرگ و دانا ہیں جو مناسب سمجھیں سو کریں۔ لیکن میں ہل پر ہاتھ رکھکر پیچھے نہیں دیکھونگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زیادہ آداب۔

آپ کا فرمانبردار فرزند سندر سنگھ۔

نوٹ:۔ چونکہ سوامی سندر سنگھ میرے وطنی ہیں اور جب سے میں یہاں سی۔ ایم۔ ایس ہسپتال کا انچارج ہو کر آیا ہوں تب سے جو مشکل اور صلاح طلب معاملہ اُن کے درپیش آتا ہے وہ مجھ سے اکثر مشورہ کرتے ہیں اور شادی کے معاملہ میں میں نے اُن کو مطلقاً متنفر پایا اور پورے طور سے میں نے معلوم کر لیا کہ وہ ہرگز ہرگز شادی نہ کرینگے۔ اس لئے نہیں کہ وہ شادی جیسے پاک رشتے کو بُرا سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ جو خدمت خدا نے اُن کے سپرد کی ہے اُس خدمت میں وہ ایک اہم رکاوٹ معلوم کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ کہتے ہیں کہ میری خدمت شادی کی نہیں بلکہ خداوند کی خدمت ہے۔ اور جس کو کہ وہ دنیا اور دنیا کی لذات سے کنارہ کشی اختیار کر کے زیادہ بہتر کر سکتے ہیں۔ کیا فائدہ اور حاصل ہوگا اگر وہ اپنی اس نیک اور مبارک نیت سے محروم ہو جاویں اور ہر طرح کی تکالیف میں پڑیں۔ اور بیوی کی خدمت کو خداوند کی خدمت ترجیح دے کر اپنے اعلیٰ انعام سے محروم ہو جاویں۔ لہذا وہ شادی نہ کرینگے۔ میری اُن مسیحی خاتون سے آدب کے ساتھ درخواست ہے جو کہ اُن کے پاک رشتہ میں جکڑنا چاہتی ہیں کہ وہ مہربانی کر کے اُن کو اس مبارک خدمت سے باز نہ رکھیں جس خدمت کے واسطے اُنہوں نے اپنی جوانی کو تصدق کر دیا ہے۔ اور اس خدمت کے واسطے اُنہوں نے خداوند سے خاص ہدایت پائی ہے۔ اور اُن کی خدمت کا پھل بھی بہت ہو۔ اُن کی گفتگو سے صاف معلوم ہوا ہے کہ وہ ایسے خطوط کو جن میں شادی کا ذکر ہو اور ایسے اشخاص کو جو اُن کو اس کام کے واسطے صلاح دیں ایک بھاری آزمائش سمجھتے ہیں۔ اور خدا سے اُن کی یہی دعا ہوتی ہے۔ جب کبھی اُن کے کان تک ایسی بات پہنچتی ہے کہ اے خداوند جبکہ تو نے مجھ کو اپنی خدمت کے واسطے بلا لیا ہے۔ تو پھر میرے سامنے ایسی آزمائش کیوں آنے دیتا ہے۔ اُن کو اس بات سے بڑی تسلی ملتی ہے۔ کہ شاید یہ بھی میرے واسطے مفید ہے کہ خداوند ایسی آزمائشیں آنے دے تاکہ میری جوانی کی کمزوری پکّی ہو جاوے کہ میں نے پورے طور پر خداوند کے قدموں پر اس کو رکھ دیا ہے۔ کہ اے خداوند تو ہی جیسے چاہے اس کو استعمال کر۔ اُن کے اس خط سے میرے دل میں بڑی خوشی ہوئی کہ دنیا میں خداوند نے اپنے ایسے بندے رکھ چھوڑے ہیں جن کی زندگی اور نمونے سے معترض محمدی و ہندو کو جو کہ اکثر خیال کیا کرتے ہیں کہ خاندانی جوان عورت اور دولت کے واسطے عیسائی ہوا کرتے ہیں۔ دندان شکن جواب ملتا ہے۔ اے میرے معزز محمدی و ہندو بھائیو دیکھئے ایک حقیقی سچا مسیحی جوان جو کہ ایسی بڑی جائیداد کو خاک جانتا ہے۔ اور اس پر وہ تھوک تک نہیں ڈالتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں مسیح خداوند کی خاطر اپنے نفع کی چیزوں کو نقصان جانتا ہوں اپنی جوانی۔ دولت۔ عزت اور اپنے ماں باپ کی بیدانہ محبت کو جو کہ محض دنیا کی عزت اور اپنے خاندان کا نام چاہتا ہے۔ اور بس اُن کو ترک کرتا ہے۔ اور مسیح کی خاطر ننگے پاؤں اور ایک ہی چغہ پہنے پہاڑی علاقے اور دیس بدیس میدانوں میں ناز و نخوت میں پلے ہوئے سندر جسم کو لیتا پھرتا ہے۔ کیوں اس لئے کہ مسیح کی محبت جو اُس نے کروس پر اُس کے لئے ظاہر کی ہے۔ وہ اُس کو کھینچتی اور مجبور کرتی ہے۔ اے مسیحی جوانو! اور اے تم جو اُس کی دلہن کہلاتے ہو کیا تم کو بھی مسیح کی صلیب اور اُس کی

عجیب محبت اور بخشش بھا الفت کھینچتی اور مجبور کرتی ہے کہ اس کے واسطے کچھ چھوڑو اور اس کی خدمت کرو؟ یا کہ اس فانی جسم کے پالنے اور اُس کو فربہ کرنے اور اُس کے واسطے ہر ایک قسم کی تفریحات اور لذات کے مہیا کرنے اور عزت نام اور خاندانی فخر کو جتانے اور بنانے میں لگے ہوئے ہو۔ اور جان و تن و دھن سے مصروف و مشغول ہو۔ خدا کے واسطے جاگ اُٹھو۔ وقت قریب ہے۔ خداوند آنے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب سُندر سنگھ ہی بنجاویں۔ لیکن اگر کسی جوان کو اُس کی سی بلاہٹ ہے وہ پیچھے نہ ہٹے اور اگر شروع کرے تو پیچھے نہ دیکھے۔ جیسے کہ بعضوں نے شروع کیا اور پھر دنیا کی عیش میں پھنس گئے۔ مگر ہر ایک سندر سنگھ بھی بن سکتا ہے جہاں کہیں اور جس خدمت میں وہ ہے وہ خداوند کے لئے گواہی دے سکتا ہے۔ بعضے گریجوایٹ اور خاندانی اور دیگر تعلیم یافتہ مسیحی جوان مسیح کی بابت کسی محمدی یا ہندو کے سامنے کچھ بیان کرنا اور اُس کی صلیب کو دکھانا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں ایسوں سے خداوند بھی شرمائیگا۔ اور باپ کے پاس ایسے مسیحی کا اقرار نہ کریگا۔ خدا کرے کہ ہم سب کے سب جو مسیحی کہلاتے ہیں۔ وقت کو تنگ جانکر اور خداوند کی آمد کو قریب سمجھ کر اُس کی گواہی کے لئے تیار و مستعد ہو جاویں +

اگر کسی ناظرین نور افشاں و کسی ہندو و محمدی کو سوامی سندر سنگھ سے کچھ دریافت کرنا ہو تو ذیل کے پتہ پر اُن سے خط و کتابت فرمائیں **سوامی سندر سنگھ** کوٹ گڑھ ضلع شملہ۔ اور ان صاحبان کی خدمت میں جو گاہے بگاہے بھائی سندر سنگھ کو شادی کے لئے بذریعہ خط یا زبانی مجبور کرتے ہیں۔ ادب کے ساتھ التماس ہے کہ مہربانی کرکے آئندہ اُن سے ایسی خط و کتابت نہ کی جائے بلکہ اس کے بجائے بذریعہ دعا اُن کی مدد کریں۔ یہ میں اُن کی اجازت سے لکھتا ہوں۔ باقی آئندہ۔ الراقم جے بنسی لعل فرزند انچارج مشن ہسپتال۔ کوٹ گڑھ۔

بشارتی مہم کے متعلق

دوآبہ بست جالندھر میں کیا ہو رہا ہے۔

اس ہیلے میں مسز گولڈ صاحبہ بھی اکثر مستورات کو جو ایک دو انہیں ملتی تھیں۔ خداوند کا کلام سناتی تھیں۔ جسے خداوند نے چن لیا ہے۔ وہ کہیں جاؤ۔ یہی مولوی محمد حسین جو میلہ ماہی منناہ میں موجود تھا ہمارے ماہلپور والی جلسہ میں بپتسمہ پانے کو موجود ہوا اس بحث میں جب اس قدر محو ہوا کہ مجھے اس دینی مقدمہ کو ہاتھ میں لیکر دنیاوی مقدمات تمام کے تمام بھول گئے۔ وہاں سے تاوہ کو تاریخ تبدیل کرائی ہیں پادری نظام الدین اور اُن کے علاقہ کے مناد صاحبان کی خاطر و تواضع کیلئے مشکور ہوں۔

اس کے بعد پادری گولڈ صاحب نے ماہلپور (جو ہوشیارپور سے ۳ میل پر ایک قصبہ ہے۔ ایک جلسہ منعقد کیا۔ مجھے اور میرے بزرگ دوست مسٹر میکیون صاحب کو دعوت ملی۔ ہم دونوں گرتے پڑتے خشک نالے عبور کرتے رات کے ۷ بجے کے قریب ماہلپور شریف پہونچے۔ صبح آموں کے پیڑوں تلے جلسہ فراہم ہوا۔ زیادہ تر اہل ہنود کی تعداد تھی۔ مولوی سید محمد حسین صاحب جنکا ذکر ابھی اوپر ہو چکا ہے۔ آپ نے پادری گولڈ صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا۔ آپ دسوہہ میں اسلامیہ اسکول میں بتنا ہوا ہیڈ مولوی پچیس روپے ماہوار ملازم تھے۔ آپ کی والدہ۔ اہلیہ اور ایک بھانجہ ساتھ ہیں۔ جو عنقریب بپتسمہ لینگے۔ اُن کے لئے دعا کیجاوے کہ ان کا ایمان دن بدن مضبوط ہوتا جاوے۔ اُن کے ساتھ ایک پنڈت صاحب بھی بپتسمہ پانے کو تیار تھے۔ مگر انہیں دشمنوں نے خداوند کی محبت سے دور رکھا۔ آریا صاحبان آگئے اور انہیں بہکا کرلے گئے۔ اس پنڈت نے ابھی ابھی تو اقرار کیا تھا کہ ۴ بجے شام کے بپتسمہ لونگا۔ جب جماعت کے سامنے جس میں ہندو مسلمان سب ہی شامل تھے دریافت کیا گیا تو سر ہلا کر انکار کر دیا۔ غیر مسیحی جماعت پر ثابت کر دیا گیا کہ ہم مسیحی کسی کو زبردستی مسیحی نہیں کرتے۔ اور نہ ہی سؤر یا گائے کا گوشت کھلاتے ہیں۔ چنانچہ سید محمد حسین صاحب کے بپتسمے سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ آخر میں جلسہ دعا اور حمد کے ساتھ ختم ہوا۔

ہم پادری گولڈ صاحب اور بھائی دیوینہ مناد ماہلپور اور مسٹر براؤن و مسز براؤن کی مہمان نوازی کے لئے مشکور ہیں۔ اس کے بعد ایک اور بلاہٹ گڑھ پر موجود تھی اور وہ یہ تھی کہ پادری فریڈ جے نیوٹن صاحب ان دنوں دیہات کے مسیحی چوہڑیوں کے لئے جالندھر شہر میں چار روزہ ٹیچر سکول کیا کرتے ہیں۔ اس میں مجھے بھی جاکر درس دینے تھے۔ چنانچہ ہر روز بعد دوپہر کچہری کا کام ختم کرکے بندہ وہاں جایا کرتا تھا۔ پادری پنڈ یداس صاحب۔ پادری پریم داس صاحب۔ سردار بوٹا سنگھ صاحب اور انکے ہمراہی صاحبان سردار سندر سنگھ

صاحب ۔ پادری نیوٹن صاحب اور پادری رلارام صاحب نے ان لوگوں کے ایمان کی پختگی کے لئے بڑے بڑے دلچسپ موثر اور فصیح درس دیئے ۔ جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ سب چوہڑیوں نے اقرار کیا کہ ہم آئیندہ غیر اقوام کو اپنی لڑکیاں نہ دینگے ۔ اور نہ ہی ان کی لڑکیاں لیں گے ۔ اور اپنی بیاہ اقسام کی ریت و رسم مسیحی طریقے سے کیا کرینگے ۔

گذشتہ ہفتہ گولکناتھ میموریل گرجا گھر میں مسیحی جماعت کا ایک جلسہ اس غرض کے لئے فراہم کیا گیا کہ ہم اہل جالندھر کو اس بشارتی مہم کے لئے کیا کچھ کرنا چاہئے ۔

سب سے اول پادری رلارام صاحب نے درود پڑھا و دعا کیگئی ۔ خداوند کی حمد و شکر گزاری کے بعد کارروائی شروع ہوئی ۔

جناب پادری آگسٹن رلارام صاحب پاسٹر کرائسٹ چرچ الہ آباد نے ایک اڈریس پڑھا جس سے حاضرین کو معلوم ہو گیا ۔ کہ بشارتی مہم کے لئے ہم کو کیا کچھ کرنا چاہئے ۔ آپ نے فرمایا کہ مختلف کاموں کے لئے کمیٹیاں مقرر ہونی چاہئیں ۔ اس کے بعد پادری این پیم داس صاحب پاسٹر فیروزپور شہر نے اس اڈریس کی تائید میں چند حروف فرمائے ۔ پادری رلارام صاحب اس جلسہ کے صدر انجمن پادری فریڈریک نیوٹن صاحب نائب میر مجلس ۔ اور مسٹر رام سروپ منشی مقرر ہوئے ۔ چونکہ وقت زیادہ ہو چکا تھا لہذا قرار پایا کہ بروز سنیچر ایک اور جلسہ فراہم ہو جس میں مختلف کاموں کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جاویں ۔ چنانچہ سنیچر کے دن ذیل کی کمیٹیاں منتخب کی گئیں ۔

اول ۔ کام کی تقسیم اور مختلف محلوں کی ذاتوں وغیرہ کے لئے انتظام کرنے والی کمیٹی

(۱) مسٹر ایم این بوز پریزیڈنٹ ۔
(۲) پادری رلارام صاحب پاسٹر جالندھر
(۳) پادری ایف جی نیوٹن صاحب
(۴) مسٹر سی سیکیون صاحب ۔
(۵) مسز ایل جکین صاحبہ ۔

دوئم ۔ بپتسمہ پانے والے نام مسیحیوں کی تعداد معلوم کرنے والی کمیٹی :-

(۱) مسٹر جان نیوٹن و مسٹر جمال الدین و پادری پنڈی داس ۔

سوئم ۔ مردمان و مستورات کے لئے کلام کی تلاوت کرانے والی کمیٹی ۔

(۱) مسز سکاکیمر (۲) مسز جکین (۳) مسز عالم شاہ (۴) مسی بائل سٹیفن ۔ (۵) مسٹر یوسف (۶) مسٹر سکاٹمر (۷) پادری پنڈیہ داس صاحب (۸) مسٹر سموئیل ڈیوس (۹) مسٹر رام سروپ ۔

چہارم ۔ شہر کے رؤسا و عظما کو کلام سنانے والی کمیٹی یا ان کے لئے انتظام کرنیوالی کمیٹی ۔

(۱) مسٹر راجہ مہر رام سنگھ صاحب بہادر (۲) مسٹر ولیم گولکناتھ (۳) پادری ایف جے نیوٹن (۴) پادری رلارام صاحب

پنجم ۔ گانے بجانے کا انتظام کرنے والی کمیٹی ۔

تمام طلبا و سٹاف مشن ہائی سکول جو گانے میں ماہر ہوں یہ سب ماسٹر پیٹر و ماسٹر فیض علی کی نگرانی میں ہونگے ۔

ششم ۔ اشاعت والی کمیٹی ۔

(۱) مسز دارہا سنگھ (۲) مسٹر محمود جمال الدین (۳) مسز عالم شاہ (۴) مسٹر این بیٹر

ہفتم ۔ اخراجات کے لئے چندہ فراہم کرنے والی کمیٹی

(۱) پادری فریڈریک نیوٹن (۲) مسٹر یوسف جمال الدین

ہشتم ۔ شخصی کام تقسیم کرنیوالی کمیٹی (۱) مسٹر جیکب و مسز ولیم گولکناتھ ۔ مس دی ڈیوڈ ۔ مسٹر جے گولکناتھ و مسٹر این ایل منٹر ۔

نہم ۔ ملاقاتی کمیٹی ۔ جوان یورپین اور بریشین و دیگر مسیحیوں کو جوش دلائیگی جو تیز گرم ہیں ۔ (۱) مسٹر و مسز نیوٹن (۲) مسٹر و مسز سکاٹمر (۳) مسٹر و مسز بوز

تجویز ہوئی کہ ہر ماہ کے اخیر پر کمیٹیاں اپنے اپنے کام کی رپورٹ دیں اور ہو سکے تو ۲ ستمبر ۱۹۱۲ء کو جالندھر میں پھر ایک جلسہ منعقد کیا جاوے فقط ۔

ایم ۔ این ۔ بوز ۔

ایک مسیحی روزگار کا متلاشی

ایک غریب مسیحی جس نے مہاسنگھ باغ سی ایم ایس [illegible] میں بڑھئی کا کام سیکھا ہے اور لاہور کے ریلوے ورکشاپ میں کام بھی کیا ہے ۔ اسکے علاوہ ایک اور مسیحی جوان روزگار کی تلاش میں ہے جس صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو وہ منشی میر عالم سکنہ مشن حافظ گوجرانوالہ سے خط و کتابت کریں

ضرورت

ایک ٹرینڈ سارٹیفکیٹ ٹیچر مسیحی ایجوڈی یا ایس وی کی لڑکیوں کے مشن سکول کیلئے ضرورت ہے درخواستیں مسٹر جے ۔ ایل ٹاڈ صاحب کے ایڈریس مشن ہاؤس [illegible]

ضرورت

بشپ پارکر میموریل ہائی سکول مراد آباد کیواسطے ایک مسیحی ایف اے یا میٹریکولیشن پاس کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت درخواستیں فوراً پرنسپل کے نام آویں ۔

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے

روزانہ کا [illegible] سے [illegible] سفید [illegible]
خانہ فی ۴ ، ۶ ، ۸ [illegible] دیسی و ولایتی ہر [illegible]
و ردی [illegible] عمدہ مضبوط ہر رنگ فی [illegible]
[illegible] جہان [illegible]
علاوہ ازیں ہر چیز کیلئے [illegible] قیمت دریافت فرمائیے [illegible]
[illegible] ایل ایڈ سنز روبانہ [illegible]

برہنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:- پرنسپل برہنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ نمونہ ۲ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام اسی۔ ایم ویری ٹی۔ ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل لودیانہ۔ پنجاب آنی چاہییں۔

طاقت بڑھانے والا پھل

کولا نٹ۔ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل ہے۔ زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہو گیا تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت پیچ گانا پڑھنا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا۔ بھول چوک دل دھڑکن دور کرتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے۔ مفصل حالات کی فہرست بلا قیمت منگوا دیکھئے۔ قیمت ۴۲ خوراک کی شیشی عہ محصول ڈاک ۵ر

المشتہر:- ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵/۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ماہانہ فی طالب علم صہ اور اگر ایک خاندان سے دو یا زیادہ ہوں لعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گروکول بندوگیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا لعہ سے ۲ر گروکول لعہ سے عہ

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول

غیر ممالک سے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ر لیکن ۱ر سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ:- مضمون نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری:- (۱) مضمون نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو مضمون نگار چاہتے ہیں کہ ان کا ایک مضمون نہ چھپنے تو مضمون نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض مضمون نگار خط معہ نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ در صفحہ ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱ر سے ۲ر تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جمنا الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری سی ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و پروپرائٹر نور افشاں نے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائی برادرز چھپا۔